سوال

(261) بے نمازی سے نکاح کے ڈر سے عورت کا بغیر ولی کے نمازی شخص سے نکاح کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک بیوہ عورت ہندہ ہے اور بالغہ ہے اس کا باپ مرگیا ہے اس کے لیے بھائی اور ماموں موجود ہیں۔ مسماۃ ہندہ اور اس کی ماں حنفی الذہب ہیں۔ ایک شخص اہل حدیث نے ہندہ سے نکاح کرنے کا پیغام اس کے بھائی کے یہاں بھیجا۔ مسماۃ ہندہ کو اس شخص اہل حدیث سے نکاح کرنا منظور ہوا اور ہر طرح راضی ہوئی، کیونکہ وہ شخص اہل حدیث بہت لائق اور صالح ودیندار ہے اور ہندہ کی ماں کو بھی اس شخص سے نکاح کردینا منظور وپسند ہوا، مگر ہندہ کے بھائی نے منظور نہیں کیا۔ اس درمیان میں ہندہ کو خبر لگی کہ اس کا بھائی اس کا نکاح ایک دوسرے شخص سے کرے گا، جو بے نمازی ہے، چونکہ ہندہ کو اس دوسرے شخص سے نکاح کرنا کسی طرح منظور نہ تھا، اس وجہ سے بہت گھبرائی کہ میرا نکاح کہیں اس دوسرے شخص سے نہ کردیا جائے اور بعجلت تمام بلا اجازت وبلا اطلاع اپنے بھائی کے اس اہل حدیث شخص سے اپنا نکاح کرلیا اور اہل حدیث نے بھی اس خیال سے کہ نکاح ہوجانے کے بعد اس کا بھائی اجازت دے دے گا، نکاح کرلیا۔ جب نکاح کی خبر ہندہ کے بھائی کو لگی تو وہ ہندہ سے بہت ناخوش ہوا اور اب وہ کسی طرح سے نکاح کی اجازت نہیں دیتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ جو چاہے کرے، ہم کبھی اجازت نہ دیں گے اور نہ کسی طرح اس کی اجازت دینے کی امید معلوم ہوئی۔

اب ہندہ سخت مصیبت میں پڑگئی کہ نہ اس کا بھائی نکاح کی اجازت دیتا ہے اور نہ وہ اہل حدیث اس کو اپنی منکوحہ سمجھ کر رکھ سکتا ہے اور نہ اس سے معاملہ زن وشو کا کرسکتا ہے کیونکہ اس کو معلوم ہے کہ یہ نکاح حدیث کی رو سے صحیح نہیں ہوا۔ پس سوال یہ ہے کہ ازروئے قرآن وحدیث کے ایسی صورت میں ہندہ کی گلوخلاصی کی کیا صورت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایسی صورت میں ہندہ حاکم سے درخواست کرے کہ میں فلاں شخص سے اپنا نکاح کرنا چاہتی ہوں، حاکم میرے بھائی کو حکم دے کہ وہ میرا نکاح اس شخص سے کردے اور اگر میرا بھائی میرا نکاح کردینا اس شخص سے منظور نہ کرے تو (بشرط یہ کہ ہندہ کا اور کوئی ولی نہ ہو) ایسی حالت میں حاکم خود ولی ہے اپنی ولایت سے میرا نکاح اس شخص سے کردے یا اپنی طرف سے کسی شخص کو حکم دے دے کہ وہ شخص میرا نکاح اس شخص سے کردے۔ نیل الاوطار (6/26) میں ہے:

"فاذا لم یکن ثم ولی اوکان موجودا وعضل انتقل الامر الی السلطان لانہ ولی من لا ولی لہ"

"پس جب ولی نہ ہو یا ولی تو ہو، لیکن وہ اس کو نکاح سے روکے تو امر ولایت سلطان کی طرف منتقل ہوجائے گا۔ کیوں کہ ولی نہ ہونے کی صورت میں وہ ولی ہے۔

ایضاً (6/33) میں ہے:

"وفی حدیث معقل ہذا دلیل ان السلطان لا یزوج المراۃ الا بعد ان یامر ولیھا بالرجوع عن العضل فان اجاب فذلک وان اصر زوجھا "

"معقل بن یسار کی اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ سلطان کسی عورت کا نکاح کرانے سے پہلے اس کے ولی کو حکم دے کہ وہ نکاح سے روکنے والا عمل ترک کردے، اگروہ بجاآوری کرے تو ٹھیک اور اگر وہ اپنی ضد پر مصر رہے تو سلطان اس کا نکاح کردے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب النکاح، صفحہ:462

محدث فتویٰ